

قیمت سالانہ ۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹۔

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۳۰ نومبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۸

گلدستۂ اخبار

امرتسر میونسپلٹی نے بھی اناج اور ایندھن کی سستے نرخ کی دوکانیں کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اناج تو صرف غرباہی کو دیا جاوے گا مگر لکڑی وغیرہ سب کو۔ دو روپیہ سے زیادہ کی کوئی نہ لے سکیگا۔ لکڑی کی دوکانوں کے لئے ۲۰ ہزار اور اناج کی دوکانوں کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے گورنمنٹ کے امپیریل ریلیف فنڈ میں سے بھی امداد مانگی ہے۔

قلعہ اٹک کے اندر فوج کے لئے فوج کے لئے چرچ آف انگلنڈ نے ایک لائبریری اور گرجا بنانے کی تجویز کی ہے۔

جو لوگ جس میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ روپیہ اور کتابوں سے اُن کی مدد کر سکتے ہیں

ہفتہ ختمہ ۱۰ نومبر میں کل پنجاب میں ۳۴ بڑی میونسپلٹیوں کے متعلق ۱۳۵۴ پیدائشیں اور ۱۸۳۲ اموات ہوئیں۔

لاہور میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۹۴ اموات تھیں مگر ابکی ۷۸ ہیں۔

امرتسر میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۷۵ کی بجائے ابکی ۱۶۲ اموات ہیں۔

ملتان میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ کے ۳۸ کی بجائے اب کی ۱۳۷ اموات ہیں۔

لاہور میں پلیگ سے ۱۰ دن کے عرصہ میں ایک فوت ہوا۔

پنجاب کے مغرب میں موجودہ کھڑی فصل اچھی ہے۔

ملتان کی ہیڈ ماسٹروں کی ایسوسی ایشن نے امسال سالانہ ٹورنامنٹ ملتوی کر دیا ہے۔

اس ضلع کے ہر مدرسہ سے جو چندہ ہوگا وہ ہمارا دن فنڈ میں دیا جاوے گا۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کا چندہ اس وقت تک ۱۳۷۵۰۵۴۶ روپیہ ۱۰ پائی ہے۔

گجرات کے مسیحی رئیس سردار دیدار سنگھ کا انتقال ۱۲ نومبر کو ہو گیا۔ ہمدردی۔

صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی میعاد حکومت میں ایک سال کا اضافہ منظور ہو گیا ہے۔

مہاراجہ آف جودھپور نے ہمارا دن فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

قبل ازیں نظام حیدرآباد نے اسی فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس گورنمنٹ ہاؤس میں ۲۱ دسمبر کو ۱۰½ بجے ہوگا۔

۲۰ نومبر لندن کی خبر ہے کہ کیمبرے کے جنوب مغرب میں ایک جگہ جرمن ایسے جگہ میں کہ ہمارا آگے بڑھنا سخت

تار برقیات

اٹلی کا میدان

اٹلی کی حالت اب زیادہ اطمینان بخش ہے۔ دشمن کے حملوں کو ہر جگہ پسپا کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ مرکز میں دشمن کا دباؤ اگرچہ زیادہ تھا۔ مگر پھر بھی اطالویوں نے انگو پہ سے طوپ پسپا کر دیا ہے ۲۶ تاریخ پر برٹش افواج کے اٹلی کے بازاروں میں سے گزرنے کا نہایت عجیب و غریب نظارہ۔ رائٹر کا نامہ نگار ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ اس برٹش فوج میں رسالہ۔ توپ خانے اور پیادہ فوجیں مشتمل تھیں جو سڑکوں پر میلوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اور افواج کا ہر ایک حصہ اپنی اپنی توپوں کے ساتھ تھا۔ پیادہ فوجیں ۱۶ میل روزانہ کے حساب سے سفر کرتی تھیں اور ریچھ گاڑیوں میں بہت سی توپیں معہ متعلقہ اسباب کے ہیں۔

دشمن تین مقاموں پر بڑی سختی سے دباؤ ڈال رہا ہے۔ پہلے ٹوسا پہاڑ اور مونفینزا پر بیرونی حصہ تو سر ہو گیا ہے۔ مگر ہماری مدافعت کے سبب سے حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ٹوسا اور مونفینزا کے عقب میں الحاقی پشت پناہ تیار ہو رہی ہے اور اگر ٹوسا اور مونفینزا سر ہو گئے تو ان پشت پناہوں سے نقصان کا بہت کم احتمال ہے۔ مگر پھر بھی یہاں پر شکست ہوئی تو پیاوے پر زیادہ زور پڑ جائیگا۔ حملہ کا دوسرا مقام اٹا پر ساں مارٹینو ہے۔ تیسرا مقام سطح مرتفع ایشیاگو سے۔ خصوصاً مونٹے میلا ٹیلا پر

دشمن برنٹ کے نشیب سے دن تک متواتر دباؤ ڈالتا رہا مگر شکر ہے کہ اطالوی پیادہ فوجوں کے استقلال اور شجاعت کا جس کے سبب سے دشمن کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ برٹش فوجیں جنگ میں شریک ہونے کی گزرنے میں ہیں۔ اور عنقریب آسٹروی اور جرمنی فوجیں بہت جلد حیران اور پریشان ہو جائینگی۔

مغربی میدان

ملک معظم نے سر ڈگلس ہیگ کو ذیل کا مبارکبادی کا تار دیا ہے جس میں اور سر جولین بینگ اور ہماری افواج کو ان لڑائیوں میں کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جو کیمبرے کے گرد نواح میں ہوئی ہیں جن نے جنگی طریقوں سے یہ پوری کامیابی نمایاں ہوئی ہے وہ تمام سلطنت میں بڑی مسرت اور اطمینان کے ساتھ قبولیت کے درجہ پر پہونچی ہیں۔ کیونکہ ان سے ہماری آئندہ کی امیدیں بندھ گئی ہیں۔ یہ بڑا اطمینان بخش امر ہے کہ ان لوگوں نے جو خالص برٹش ایجاد ہیں اس جنگ میں خاص حصہ لیا ہے۔

ایک اور تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ جب سے جرمنوں نے بور لن گاؤں کے شمالی و شرقی حصہ سے بالمقابل حملے کرنے شروع کئے ہیں تب سے کیمبرے کے رقبہ جنگ میں پیادہ فوجوں کی کوئی مٹھ بھیڑ نہیں ہوئی۔ دشمن کی اس معمولی اور تھوڑی سی فتح سے ہماری حالت میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی۔ کیونکہ بلند مقامات ابھی تک ہمارے ہی پاس ہیں۔ یہ بلندیاں ایک وسیع پھیلے ہوئے محاذ کے مقابلہ پر ہیں۔ ان بلندیوں پر ہمارے قبضہ کا ایک عمدہ اثر یہ ہوا ہے کہ رات کے وقت دشمن نے چند خندقیں اشیاء چھوڑ دی ہیں جس کا ظاہرا مطلب یہی ہے کہ وہ اپنے خط کو از سر نو قائم کریں تاکہ ہماری آتشباری سے جو ہم ہم کر کرنے کے قابل ہیں۔ دشمن کا نقصان بہت کم ہوا۔ جرمن گولے جو رات کے وقت ٹھہر ٹھہر کر چلتے رہے ان سے غالباً یہی مقاصد مطلوب تھے کہ ان پسپائیوں میں آسانی ہو جائے۔ ان تمام معاملات کے درمیان دشمن کے پیچھے ہٹنے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہے یہ ہماری اس فتح کے ثمرے ہیں جو ہم کو بورلگورٹ پر حاصل ہوئی ہے۔

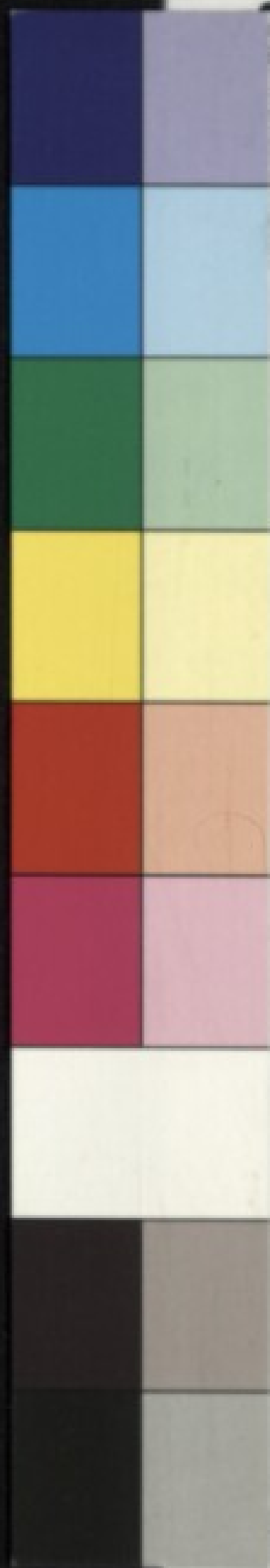
موسم نہایت ہی سخت سردی کا ہے۔ مطلع صاف ہے اور سرد کر دینے والی شمال ہوا چل رہی ہے۔ نظارہ عمدہ ہے۔ اس لئے ہمارے بہت سے ہوائی جہاز آسمان پر چڑھتے رہتے ہیں۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں کی التواء بارش کے سبب سے زمین سرعت کے ساتھ خشک ہو رہی ہے۔ اور میدان جنگ میں ہر جگہ آنے جانے کی آسانی ہو رہی ہے۔ خبر ہے کہ جرمن محاذ کے پیچھے ہو رہا ہے۔

جرمن اتحادیوں کے ساتھ امریکہ کا اعلان جنگ

لنڈن ۲۶ نومبر۔ واشنگٹن۔ سینٹ کی فارن کمیٹی کا پریزیڈنٹ مسٹر سٹون اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ آسٹریا۔ ٹرکی۔ بلغاریہ کے ساتھ بھی امریکہ کا اعلان جنگ ہونا چاہیئے جن کے ساتھ ریاستہائے امریکہ درحقیقت جنگ کر رہی ہیں۔ وہ بتاتا ہے کہ ۳ دسمبر کو جب کانگرس فراہم ہوگی تو وہ جرمن کے اتحادیوں کے ساتھ بھی اعلان جنگ کرنے کا سخت مطالبہ کرے گی۔ مسٹر سٹون یہ بھی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آسٹروی افواج کی اگرچہ بڑی تعداد نہیں تو بھی کچھ تعداد بالضرور اب یا بہت جلد درحقیقت مغربی محاذ پر جنگ کرے گی۔

نندنا واقع جرمن ایسٹ افریقہ سے ۱۰ نومبر کا ایک مظہر ہے کہ دشمن کی ایک جماعت جس میں ۳۰ گورے شامل ہیں اطاعت قبول کرنے کیلئے ہاتھ میں ایک جھنڈا لئے





ایڈیٹوریل نوٹس

بشارتی مہم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے؟

تین ماہ کے بعد بشارتی مہم آنے والی ہے اور ہمیں ابھی سے اُس کے لئے خارجی اور داخلی تیاریاں کرنا چاہیئے۔ جو باتیں اس بشارتی کام میں روکاوٹیں اور ہارج ثابت ہوئی ہیں یا ایسا ہونے کا احتمال ہے اُن کو رفع کرنا اور جن امور سے اُس میں کامیابی ہونے کی توقع ہے اُن کو زیادہ مضبوط اور مروج کرنا چاہیئے۔ قطع نظر دیگر روکاوٹوں کے ایک روکاوٹ یہ ہے کہ کلیسیا کے لیڈروں میں ایسی قابلیت اور تجربہ اور روح القدس کی معموری نہیں ہوتی جس کی اس مہم میں اشد ضرورت ہے۔ یورپ کے موجودہ جنگ میں اور عموماً دنیا کے جنگوں میں یہ ایک لازمی امر ہے کہ فوج کے چھوٹے اور بڑے افسر جنگ میں پوری مہارت اور قابلیت اور تجربہ رکھتے ہوں۔ جسمانی طور پر بڑے مضبوط اور شجاع اور برداشت کرنے والے ہوں۔ جنگجو طبیعت اور جوش سے بھرے ہوں۔ اور اپنے بادشاہ پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے کو بالکل تیار ہوں۔ ایسے افسروں کی سپاہ بھی ویسی ہی ہوگی جیسے کہ وہ خود ہیں۔ اگر ایسی فوج اور ایسے افسر جنگ میں جائیں تو فتح یقینی ہے اسی طرح اس بشارتی مہم کے لئے جو گذشتہ سال سے پنجاب اور ہندوستان میں شروع ہو گئی ہے۔ اور جس کا جاری رہنا دیر تک ممکن ہے۔ ایسے افسروں اور رہنماؤں کی ضرورت ہے جو ستفنس کی طرح "ایمان اور روح القدس سے بھرے ہوں"۔ پولس رسول کی طرح "شہر کو بتوں سے بھرا ہوا دیکھ کر اُس کا جی جل جائے"۔ برنباس کی طرح "نصیحت کا بیٹا" یوحنا رسول کی طرح محبت کے دریا میں ڈوبا ہوا۔ اور پطرس کی طرح کلام کرنے میں "سبقت" رکھتے ہوں۔ نیک نیت حلیم اپنے سے بڑھ کر خداوند کو عزت دینے والے ہوں۔ وغیرہ۔ ایسے ہی افسروں اور رہنماؤں کے ذریعہ سے بشارتی مہم کے لئے ایک بھاری جنگجو اور جفاکش اور فاتح فوج پیدا ہو سکتی ہے جس طرح دنیاوی معاملات میں افسر قابل تجربہ کار اور متحمل ہونا لازم ہے اُسی طرح دینی معاملات میں بھی جماعت کے سردار اور ذمہ دار افسروں کو نہایت قابل اور تجربہ کار اور روح القدس سے معمور ہونا لازم ہے۔ اگر ذمہ دار افسر اور رہنما اچھے نہ ہوں گے تو جماعت کیا کر سکتی ہے۔ جماعت کا اچھا یا بُرا ہونا اُس کے ذمہ دار افسروں اور رہنماؤں پر منحصر ہے۔ اور جماعت کی بھلی یا بُری حالت اُس کے افسروں اور ذمہ دار راہنماؤں کی ناقابلیت اور ناتجربہ کاری پر دال ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کام میں جماعت کے لیڈر اور اس کام کو چلانے والے افسر اپنے آپ کو جانچیں۔ رسولوں اور نبیوں کے نمونہ پر اپنے آپ کو بناویں۔ خدا سے روح پاک کی امداد کے لئے نہایت زاری اور الحاح کے ساتھ دعا کریں۔ کلام کا دائمی مطالعہ رکھیں۔ تب ہی وہ اس مہم کے لئے فوج تیار کرنے اور اُس میں فتح پانے کے قابل ہوں گے جب تک اس مہم کے افسر ایمان اور روح القدس سے معمور نہ ہوں گے۔ تب تک یہ مہم کبھی کامیاب نہ ہوگی پس ابھی سے اس امر کی فکر اور کوشش کرنا چاہیئے کہ کلیسیا میں ایسے ہی راہنما اور افسر پیدا ہوں جو اس مہم کو بوسائل احسن چلا اور کمال تک پہنچا سکیں۔ کلیسیا کو ابھی سے اس امر کی فکر کرنا چاہیئے۔ تیل اور مشعل دونوں ساتھ لے لینا چاہیئے۔ نہ کہ صرف مشعل تجاویز بھی کریں مگر ساتھ ہی خاص طور پر روح القدس کے طالب ہیں۔

جماعت میں سے بھی ساری روکاوٹیں دور ہوں

جب کلیسیا کے افسران اور ذمہ دار راہنما اسی طرح سے اپنی آنکھوں میں سے شہتیر نکال لیں گے تو وہ اپنے بھائیوں کی آنکھوں میں سے کانٹری کو بخوبی دیکھ کر نکال سکیں گے۔ اس کی ایک مثال پرانے عہدنامہ میں سے لی جا سکتی ہے اور جو آجکل کی مسیحی کلیسیا اور اُس کے افسروں پر بخوبی چسپاں ہو سکتی ہے۔ یشوع کی زیر کمان بنی اسرائیل کی فوج تھی جو فلسطین پر قابض ہونے کے لئے جا رہی اور اپنے دشمنوں سے لڑ رہی تھی۔ مگر ایک موقعہ پر صرف ایک شخص عکن نامے کے خاص گناہ کے سبب سے شکست کھائی تھی۔ اسی طرح سے کسی کلیسیا کے ایک ہی شخص کے خاص گناہ کے سبب سے کلیسیا اپنی اس روحانی بشارتی مہم میں ناکام رہ سکتی ہے۔ خدا نے عکن کے گناہ کے معاملہ میں کل بنی اسرائیل کو ایک واحد شخص کے برابر گنا۔ اور اُس وقت اسی سبب سے اُس نے اپنی حضوری اور قدرت کو اُن کے درمیان سے نکال لیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ساری کلیسیا کے پیر اپنے دشمنوں کے سامنے سے اُکھڑ گئے اور وہ شکست کھا گئی تھی۔ یشوع جیسے نیک منش اور خدا ترس اور بہادر سپہ سالار نے فوراً ایسی شکست کی وجہ کو تاڑ لیا اور تحقیقات کے بعد اس روک کو فوراً اور بالکل دور اور کلیسیا کو بالکل پاک صاف کر لیا۔ اور دوسرے روز لشکر کشی کر کے دشمن پر کامل فتح حاصل کی۔

ہماری کلیسیاؤں کے اندر بہت سی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جن کو وہ بہت ہلکا سمجھتی ہیں۔ مگر وہی باتیں ایسی ہیں جو ہماری روحانی اور تعدادی طاقت کے بڑھنے میں سدِ راہ ہو جاتی ہیں۔ اور جس قدر جلد ہم اُن برائیوں سے پاک اور مبرا ہو جائیں گے اُسی قدر زیادہ ہم روحانیت اور کام میں کامیاب ہوں گے اور ترقی کرتے چلے جائینگے۔ ایسی برائیاں ہیں جو خاص شہر کی کلیسیاؤں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ایسی برائیاں ہیں جو صرف دیہات کی کلیسیاؤں میں موجود ہیں اور ایسی برائیاں بھی ہیں جو ہر دو جگہ کی کلیسیاؤں میں یکساں موجود ہیں۔ اجمالاً جیسے بُت پرستی۔ شراب خوری۔ ذات پات کا غرور۔ حسد کینہ۔ بغض۔ ہندوستان کی کلیسیائیں فخریہ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہم ایسے گناہوں سے آزاد اور بری ہیں اور افسوس اس کا یہ ہے کہ کلیسیا کے لیڈر ان کے ازالہ کی بہت ہی کم کوشش کرتے یا بالکل بے پرواہ ہیں۔ اور اپنی اپنی کلیسیاؤں کو ان عیوب سے پاک کرنے میں بہت کم جدوجہد کرتے ہیں۔ کیا ہم خیال رکھتے ہیں کہ ایسی ایسی روکاوٹیں اپنے درمیان رکھتے ہوئے خدا کی امداد کی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے بشارتی کاموں میں کامیابی عطا فرمائے گا؟ ہم بشارتی مہم کے لئے طریقوں اور وسائل کا بہت ذکر کرتے رہتے ہیں۔ کنونشنوں۔ کانفرنسوں۔ اور دیگر سوسائٹیوں پر بڑا زور دیتے ہیں اور اُن پر فخر بھی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے پلپٹوں پر سے ایسی باتیں بہت ہی کم کہی جاتی ہیں۔ اور کلیسیاؤں کے اندر ایسے کاموں کے کرنے میں بہت ہی کم تگ و دو کی جاتی ہے جن سے کہ روحیں بالکل گناہوں سے پاک اور روح القدس سے منور ہو جائیں۔ اور یسوع مسیح میں کامل بن جائیں۔ اور خداوند کا کام اُس کی مرضی کے مطابق بابرکت اور پسندیدہ ہو۔

"ستارے آسمان سے گرینگے" یہ اس پیشینگوئی کا ایک فقرہ ہے

جو خداوند یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کی بابت فرمائی تھی جس کا ذکر متی ۲۴ باب میں ہوا ہے۔ جس آیت میں یہ فقرہ ہے اُس کا تعلق فی الحقیقت اسی باب کی ۱۴ویں آیت کے آخر سے ہے۔ کیونکہ ۳ سے ۱۴ تک میں مسیح کی آمد ثانی کے چند ابتدائی نشانات بیان ہوئے ہیں اور ۱۵ سے ۲۸ تک یروشلیم پر آنے والی آفتوں کا ذکر ہے۔ جو سنہ ۷۰ء میں پوری ہو گئیں۔ اور ۲۹ویں آیت سے ابن آدم کے ظہور کا بیان پھر شروع ہوتا ہے۔ ۱۳ سے ۱۴ تک جو باتیں مذکور ہوئی ہیں وہ خاتمہ سے پہلے وقوع میں آئیں گی۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "اس وقت خاتمہ ہوگا"۔ اس "خاتمہ" کی ابتدا یوں ہوگی .... کہ فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی"۔ یعنی وہ قوتیں جو آسمانوں کو یعنی اہل نظامِ شمسی کے تمام متعلقہ سیاروں اور ستاروں کو گویا ایک مالا کی صورت میں پروئے ہوئے ہیں جن کے سبب سے نہ تو آفتاب اُن کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے اور نہ ہی وہ آفتاب میں جا گر سکتے ہیں۔ وہ قوتیں آفتاب کی جاذبہ اور ستاروں کی دافعہ قوتیں ہیں جو اُن کے اندر موجود اور ایک دوسرے پر موثر ہیں جب یہ قوتیں "ہلائی جائیں گی" تو یہ نظامِ شمسی بالکل درہم برہم ہو جائے گا اور کل ستارگان اپنی اپنی جگہ سے جھٹکے جائیں گے اور تب ایک بڑا تصادم ہونے کے سبب سے ایک بڑا شور و غل ہوگا۔ جس کی بابت لکھا ہے کہ "اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے" سب ستارے جن کو یہاں آسمان کہا گیا ہے۔ زمین پر گرینگے تو کرہ ہوا میں بسرعت رواں ہونے کے سبب سے ہوا کے ساتھ بڑے زور سے رگڑ کھائیں گے۔ اور رگڑ کھانے کے سبب سے وہ جل اُٹھیں گے۔ اور اس جلن یا آگ کی ایسی شدت ہوگی کہ "عناصر حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے۔ اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائینگے" (۲ پطرس ۳: ۱۰ سے ۱۳) یعنی وہ "خاتمہ" ہے جس کا ذکر متی ۲۴: ۱۴ میں مرقوم ہے۔ اس کے بعد "اس وعدے کے مطابق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہیگی"۔ مطلب آنکہ یہ کل نظامِ شمسی جب نیست و نابود ہو جائے گا اور "نیا آسمان اور نئی زمین" یعنی نیا نظامِ شمسی تیار اور قائم ہو جائیگا تو اُس میں راستباز ہمیشہ تک بسے رہیں گے۔ ناراست لوگوں اور ناراستی کا نام و نشان نہ ہوگا۔ اور چونکہ ناراستی وہاں نہ ہوگی۔ اس لئے "موت فتح کا لقمہ ہو جائے گی"۔ اور جب موت نہ ہوگی تو ظاہر ہے کہ "موت کا ڈنگ گناہ اور گناہ کا زور شریعت" بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ بھی نہیں۔ لہذا اُس "نئے آسمان اور نئی زمین میں راستبازی بسی رہیگی"۔

"خدا نے ابراہام کو آزمایا" جان نیوٹن نے اپنے ایک دوست کو جبکہ

اُس کی بیوی بستر مرگ پر پڑی تھی ایک خط میں یہ فقرہ لکھا ہے "کہ کس طرح ثابت ہو کہ گھر چٹان پر بنا ہے وہ پختہ بنیاد پر قائم ہے۔ اگر اُس پر بھی بارش کے طوفان حملہ نہ کریں جنہوں نے اُس گھر کو برباد کر دیا جو ریت پر قائم تھا"۔ پطرس رسول فرماتا ہے کہ "اے پیارو جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لئے بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اُس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے"۔ بلکہ وہ ہر ایک روح کو جو آزمائی جاتی ہے دلیری اور حوصلہ دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ اگرچہ چند روز کے



لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کی وجہ سے غمزدہ ہو۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت بیش قیمت ہے یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے" (۱پطرس ۱: ۶، ۷)

اور پھر پولس رسول فرماتا ہے کہ "میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے" (رومی ۸: ۱۸) اور "خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث" ہونے کے لئے دکھ اٹھانا ضروری امر ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "اگر فرزند ہیں تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تاکہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں" (رومی ۸: ۱۷) کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر کہ در این بزم مقرب تر است
جام بلا بیشترش میدہند۔

ہماری زندگی پارچہ بافی کی کل ہے

ہماری زندگی پارچہ بافی کی مامی مشین ہے جس میں ہم پارہ روحانی اور غیر مرئی کپڑا لگاتار بنتے رہتے ہیں۔ اور تادم مرگ بنتے رہینگے۔ ہمارا ہر ایک خیال تانا ہے اور ہر ایک کام و کلام بانا ہے جس طرح سے کہ مکڑی اپنے اندر ہی سے مادہ نکالکر اپنے چاروں طرف جالا تن لیتی ہے اور اس میں بیٹھ جاتی ہے اسی طرح ہم بھی اپنے اس کپڑے کو اپنے اندرونی مواد سے برابر بنتے رہتے ہیں۔ ہم پہلے یہ کپڑا بنتے ہیں۔ پھر اس کو رنگتے ہیں۔ کانٹ چھانٹ کرتے ہیں اور سی کر ایک لباس بنا لیتے ہیں۔ اور جس طرح سے گھونگھا اپنے ہی اندر کے مادہ کی رطوبت سے اپنے اوپر چھلکا یا سیپ چڑھاتا رہتا ہے اسی طرح ہم سب وہ حقیقی اور اہم شئے اپنے ہی اندر سے بناتے رہتے ہیں جس کو خصلت نام دیا جاتا ہے۔ یہ ہمارا اپنا ہی نفس ہے جو ہمارے اعمال سے صورت پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اگر ہمارے اس کپڑے میں بھلا تانا بانا لگا ہے تو خصلت کا لباس اچھا خوبصورت اور مفید ہوگا ورنہ بالعکس۔ اسی واسطے داؤد نبی خدا سے دعا کرتے ہیں کہ "اے خداوند میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سرے سے ڈال"۔ اور پھر "دیکھ تو اندر کی سچائی چاہتا ہے سو باطن ہی میں مجھ کو دانائی سکھلا"۔ جب ہمارا اندرونی مادہ پاک اور صاف ہوگا۔ ہمارے خیالات اور مرضی اور ارادے پاک اور صاف ہونگے۔ تو ہمارا تانا صاف ہوگا۔ اور جب ہمارے بیرونی اعمال اور کلام پاک صاف ہونگے تو ہمارا بانا صاف ہوگا۔ اور جب تانا بانا دونوں صاف اور پاک ہوگا تو ہمارا کپڑا پاک اور صاف ہوگا۔ اور جب اس سے ہماری خصلت اور چال چلن کا لباس تیار ہوگا تو وہ ہم پر ٹھیک آجاویگا۔ ہماری برہنگی چھپ جائیگی۔ ہم خوبصورت اور موسموں کی تاثیرات سے محفوظ اور مامون ہونگے۔ خدا کی حضوری میں مقبول اور خوش رہیں گے۔ لیکن جو چیز ہمارے اس تانے بانے کو پاک اور صاف بناتی اور خوبصورت رنگ چڑھاتی ہے وہ کیا ہے؟ کیا وہ بھی ہمارے اندرونی مواد ہی سے پیدا ہوتی ہے؟ نہیں وہ بیرونی شئے ہے اور الٰہی شئے ہے۔ وہ خارج سے ہمارے اندر ڈالی جاتی ہے۔ اور مفت و بلاقیمت ہمارے اندر رکھ دیجاتی ہے وہ شئے "پاک دل" ہے "مستقیم روح" ہے جو باطن میں مجھ کو دانائی سکھلاتا ہے۔ اس شئے کی اشد ضرورت ہے اور وہ خدا سے ملتی ہے۔ داؤد کی طرح ہمیں بھی یہ دعا ہر وقت اور ہر لحظہ کرتے رہنا چاہئے کہ "اے خداوند میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سرے سے ڈال"۔

ایک مسیحی رئیس کی وفات

گجرات پنجاب سے مسٹر ڈیوس خبر دیتے ہیں کہ مسٹر دیدار سنگھ صاحب متوفی ضلع گجرات کے ایک ذیشان سکھ خاندان کے ممبر تھے انہوں نے ۱۹ سال کی عمر میں مسیح کی اعلیٰ تعلیمات سے متاثر ہو کر بپتسمہ حاصل کرنے کا فخر حاصل کیا۔ وہ ایک مستعد اور پر جوش مسیحی تھے اور اپنے ان جذبات کا مختلف مسیحی جلسوں اور کانفرنسوں میں اظہار کرتے رہے۔ ضلع کے گرجے اور دیگر سکاچ مشن کے مکانات ان کے زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ تبلیغ محبت کے کارکنان کے دوش بدوش تھے۔ اور ایسے اہم امور میں ہمیشہ ان کی رائے اور مشورہ عزت کی نگاہوں سے دیکھا گیا پنجاب کے روسا میں سے تھے۔ انہوں نے نہ صرف عیسائیت کے کاموں میں نام اور عزت حاصل کی بلکہ گورنمنٹ کے بھی سچے خدمتگار رہے۔ ان کو کارونیشن تمغہ اور قیصر ہند سلور میڈل عطا ہوا۔ اور میونسپل کمیٹی کے وہ ۵۰ سال تک وقیع ممبر رہے اور بحیثیت آنریری سکریٹری میونسپل کمیٹی بھی گزشتہ سالوں میں کچھ عرصہ تک کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ وہ میونسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے بھی وائس پریذیڈنٹ تھے۔ اور حال ہی میں بہ عطائیگی اختیارات جوڈیشل ان کی عزت افزائی کیگئی۔ اپنے بستر مرگ پر بھی نہایت جانفشانی سے امور گورنمنٹ سرانجام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیشہ کے لئے ان کاموں کو دوسرے ہاتھوں میں چھوڑ دیا۔ یہ ہے وقت وفات کا واقعہ جانکاہ ۱۲ نومبر

سنہ ۱۹۱۶ء کو ہوا اور اپنے خویشیں و اقارب محبوں اور رفقوں کی آہ و زاری میں اُن کے تجہیز و تکفین کا انجام ہوا۔ شہر اور مضافات کے عیسائی ہندو اور مسلمان شرفا ہزاروں کی تعداد میں جنازہ کے ہمراہ تھے۔ مسٹر موصوف کی اعلےٰ خدمات کے اعزاز میں سکھر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جملہ دفاتر کچہریاں اور مقامی مدارس اس روز کے لئے بند کئے گئے۔ اور اسی طرح ایک کارکن اور دیانت دار مستعد اور ہردلعزیز شخصیت کا خاتمہ ہوا۔

فلسطین میں نئی دریافت

ایک امریکن ماہواری رسالہ مظہر ہے کہ یہودیوں سے فرینگرانی ایم۔ کلیرمونٹ گینو اور کپتان ویل کی ہدایات کے مطابق یروشلیم میں ہیکل کے رقبہ کے جنوب میں پہاڑ کا وہ بڑا حصہ کھودا جو اوفیل کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس کو یہودیوں نے خرید لیا تھا۔ ماسوائے دیگر اشیاء کے انہوں نے کھودتے کھودتے ایک مینار پایا جس کی بنیادیں چٹان کاٹ کر بنائی گئی تھیں۔ گمان غالب ہے کہ وہی برج ہے جو انجیل میں سلوام کا برج کہلاتا ہے۔ نیز ایک نالی بھی دریافت ہوئی ہے جو چٹان میں کھود کر بنائی گئی تھی۔ اور جو زمین کے نیچے نیچے جاتی ہے۔ یہ نالی اُس نالی کے محاذ میں ہے اور غالباً اُس سے زیادہ قدیم متصور ہوتی ہے جس کو حزقیاہ بادشاہ نے بنوایا تھا۔ اور جس سے دریائے جیحوں کا پانی سلوام کے حوض میں جاتا تھا۔

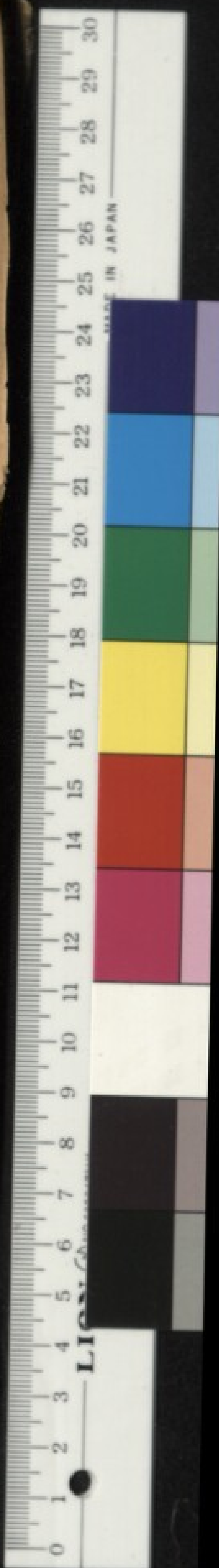
دانتاکے پروفیسر سلین نے زمین کھود کر ایک پشتہ نکالا ہے جو سکم سے قریب ایک میل مشرق کو یعقوب کے کنوئیں سے دو سو گز مغرب کو واقع ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم سکم کی اصلی جگہ یہی ہے۔ اسی پروفیسر نے قدیم عبرانی گھروں کی بنیادیں۔ موری کی قدیم شہر پناہ کا حصہ۔ ایک محل کے کھنڈرات اور ایک سہ راہہ پھاٹک بھی دریافت کیا ہے۔ شہر طبیل کے نزدیک بھی ایک مصری سنگی تابوت بھی برآمد ہوا ہے جس کی بابت یہ خیال جاتا ہے کہ یہ یوسف کا تابوت ہے۔ یہ تابوت اس وقت میونخ کی میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔

فلسطین میں یہودی جمہوری سلطنت

اکثر خیال کیا جاتا ہے کہ اتحادیوں کا ارادہ ہے کہ جب فلسطین فتح ہو جائے تو اس میں یہودیوں کی جمہوری سلطنت قائم کر دی جائے۔ اس یہودی جمہوری سلطنت کے بارے میں ایک جرمن مسٹر گستاؤ ورن ڈو دبلیر یوں خامہ فرسا ہے کہ فلسطین کی سرزمین پر جو مصر اور ہندوستان کے درمیان ہے ایک یہودی جمہوری سلطنت کا خیال انگلستان کے لئے غیر معمولی طور پر اچھا ہے۔ مگر وسطی طاقتوں کے پولیٹکل مستقبل کے لئے مہلک ہوگا۔ اس وقت سے مصر اور ہندوستان ایک ایسی پتھر کی چٹان بن جائیں گے جو ہماری تجارت کی راہ میں نصب ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ فلسطین جو ایشیا اور افریقہ کے درمیان پل کا کام دیتا ہے قدیم سلطنتوں کا مطمح نظر رہا ہے۔ یہ ایک واضح امر ہے کہ انگلستان میں عرب با امن داخل ہو کر اور جنگ و جدل کے ساتھ بغداد فتح کر کے یہودی جمہوری سلطنت قائم کرنے سے نہایت ہی ہوشیار پولیٹکل تحریک پیدا کر دیئے۔ الا ہیچ شخص انگلستان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ ٹرکی کے ماتحت ایک یہودی سلطنت قائم کریں۔ یہودی پیدائش ہی سے دوسری جگہ جا کر آباد ہونے والا شخص ہے۔ وہ اپنی صنعتی و حرفتی مشابہت و طبیعت کے ساتھ سرزمین فلسطین کے خزانے کھولدیگا جنگلات لگائیگا۔ نئے نئے دریافت کریگا۔ اور اس زمین سے نہایت ہی نفیس پھل پیدا کریگا۔۔۔۔۔ یہودی شریعت کا مجسمہ ہے ہم جرمن ایمان کے نمائندہ ہیں۔ مزید براں یہودی نقل مکانی ہم کو اس بار سے سبکدوش کریگی جس کے تحت میں ہماری پالیٹکس ہمارا ہنر ہمارا پریس اور ہماری تجارت دکھ اُٹھا رہی ہے۔

اٹلی میں بائبل کی اشاعت

ناظرین غالباً واقف ہیں کہ اٹلی ایک رومن کیتھولک ملک ہے۔ جن کے عقیدہ کے مطابق سوائے فادر وغیرہ کے عام مسیحیوں کو بائبل پڑھنا نہ چاہیے۔ بلکہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگانا چاہیے۔ مگر اس جنگ نے جیسا دنیا میں اور بہت سی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں ویسا ہی اٹلی میں یہ خاص تبدیلی کر دی ہے کہ رومن کیتھولک فوجوں میں انجیل کی کثرت سے اشاعت و تقسیم ہو رہی ہے۔ چنانچہ ایونجیلیکل ریویو نامے ایک ماہواری رسالہ میں ایک پروفیسر صاحب جنگ میں اٹلی کے اندر بائبل کی تقسیم کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ میری میز پر ایسی چٹھیاں پڑی ہوئی ہیں جو رومن کیتھولک پریسٹوں کی طرف سے آئی ہیں۔ اُن میں وہ مجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ محاذ پر جو اُنکے پیرش کے لوگ ہیں۔ اُن کے لئے نئے عہدنامہ کی جلدیں بھیجدو۔ اٹلی کی ایسی لیڈیوں کے خطوط بھی آئے ہیں جو اٹلی میں رومن کیتھولک غیرت کے لئے مشہور و معروف ہیں۔ اُن خطوط میں وہ اپنے بیٹوں بھانجوں بھتیجوں اور دوستوں کیلئے نئے عہدنامہ کی جلدیں طلب کرتی ہیں۔ کیمپ اور ہسپتالوں سے افسروں اور سپاہیوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں وہ اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے عہدجدید کی تسلی کے طلبگار ہیں۔ الغرض خدا کا کلام ہر جگہ پھیل گیا ہے۔



مستورات کا ڈپٹیشن وزیر ہند کی خدمت میں

یہ امر نہایت مسرت بخش ہے کہ ہندوستان کی مستورات کے اندر بھی علمی ترقی اور اپنی صنف کی فلاحیت کا خیال بزور پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس امر میں انکی طرف سے تبلیغ بھی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ بھارت استری مہا منڈل کی جنرل سکرٹری مسز سرلا دیوی چودھرانی نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ ہندوستانی مستورات کی نائندہ ہو کر دی رائٹ آنریبل سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا سے مخاطب ہو ہندوستانی مستورات کی ناقابلیت اُن کے بیاہ شادی وغیرہ اور بیوگی کی حالت وغیرہ نہایت ہی ضروری اور وزن دار امور ہیں۔ اور کہ اگر ہندوستان کے سلف گورنمنٹ کی جانب کچھ بھی ترقی کرنا ہے تو ضروری امر ہے کہ مستورات کو سوسائٹی میں واجب آزادگی دیجائے۔ ان اور دیگر امور کے سوائے اُن کی ایک درخواست یہ ہے کہ ہندوستانی مستورات کو اجازت دی جائے کہ وہ قانونی یا جس مذکورہ پیشہ کو پسند کریں داخل ہو سکیں۔ ہندوستانی مستورات یہ بھی مطالبہ کرتی ہیں کہ ان کو میونسپل اور دیگر انتخابات میں بھی رائے زنی کی اجازت دیجائے۔

ٹھیک ہے۔ کیا وہ مردوں کی اردھنگی نہیں ہیں؟ کیا جب وہ مردوں کے دوش بدوش بی اے اور ایم اے اور بی ٹی وغیرہ کا امتحان پاس کرنے کے قابل ہیں تو دیگر اہم امور میں حصہ لینے کے قابل اور مستحق نہیں ہیں؟ کیا ہندوستانی مستورات ڈاکٹر۔ وکیل۔ جج۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ سشن جج۔ پروفیسر وغیرہ بننے کی قابلیت اور حق نہیں رکھتیں؟ حالات ہم کو ان اور دیگر اسی قسم کے سوالات کا اثبات میں جواب دینے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ ایک عام مروجہ قاعدہ دنیا میں نظر آتا ہے کہ جہاں کی مستورات نے ترقی نہیں کی وہاں کے مرد تہذیب کے اعلیٰ معراج سے بہت نیچے ہیں۔ جیسا مرد سلطنت اور تہذیب کا ایک عنصر ہیں ویسا ہی مستورات دوسرا عنصر ہیں۔ مستورات کو مردوں کا ہمپلہ ہونا چاہیئے۔ تب ہی سلطنت اور تہذیب کے ترازو کے دونوں پڑے برابر رہیں گے۔

ایک لڑکی کے ذریعہ سے سارا خاندان مسیحی ہو گیا۔

کرسچن پیٹریٹ کے ایک تازہ پرچہ میں مدراس کے ایک نامہ نگار کے قلم سے ارگرنم نامے ایک جگہ کی ایک ہندو لڑکی کے مسیحی ہونے اور بعدہ فوت ہو جانے اور اُس کی تاثیر سے کل خاندان کے مسیحی ہو جانے کا نہایت سنجیدہ بیان چھپا ہے۔ جس کی مختصر کیفیت جو نامہ نگار مذکور نے شائع کی ہے یہ ہے کہ۔ اس بچی کو کچھ حلق کا عارضہ ہو گیا تھا جس کے سبب سے اُس کی زبان بند ہو گئی۔ اور وہ بول نہ سکتی تھی۔ مگر اپنی تمام آرزوئیں اور خواہشیں لکھ کر ظاہر کیا کرتی تھی۔ اُس کی آخری خواہش یہ تھی کہ وہ مسیحی ہو جائے اور اُس کو بپتسمہ دیا جائے۔ اور کہ اُس کے مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس بھی بلائی جائے۔ چنانچہ وہ فوراً بلائی گئی۔ تب اُس نے بپتسمہ پانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کام کے لئے ایک پادری صاحب کو بھی فوراً بلا لیا گیا اور اُس کو بپتسمہ دیدیا گیا۔ مگر یہ لڑکی بپتسمہ پاتے ہی بآرام اپنے بچا کی گود میں جان بحق تسلیم ہو گئی۔ اُس کے چہرہ پر آسمانی خوشی کے جلال کی کرنیں چمک رہی تھیں اور اُس کے آسمانی باپ کی گود میں پہنچ جانے کی علامات ظاہر کر رہی تھیں۔ اس لڑکی کے نمونہ کے اثر سے جو روح القدس کی غیر مرئی طاقت سے پیدا ہو رہی تھی اُس کے خاندان کے سارے لوگ مسیحی ہو گئے لاریب یہ خداوند کی طرف سے ہے۔ اور ہماری نظروں میں عجیب ہے۔" (زبور ۱۱۸: ۲۳)

ایمان کا سرِ عظیم

بے شک ایمان کے مسئلہ پر بڑی بڑی منطقانہ اور فلسفیانہ بحثیں ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ مگر اصل بھید ایمان کا محبت ہی کے اندر ہے۔ اور محبت کرنا ہی ایمان ہے۔ صرف مسیح کو پیار کرو بس یہی کافی ہے۔ اس محبت میں گناہ سے نفرت۔ خدا کی بھی فرمانبرداری اور تعظیم اس پر پورا بھروسہ اور امید رکھنا بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا حلم فروتنی صبر برداشت وغیرہ وغیرہ تمام اعمال حسنہ شامل اور منحصر ہیں۔ یہ ساری باتیں دراصل ایمان کا اظہار یا ظہور ہیں۔ اگر ہم اُس سے محبت کریں گے تو اُس کی بابت سوچنے اور بولنے اور سننے کو پسند کرینگے۔ محبت کا خاصہ یہی ہے۔ کہ جس چیز کو آدمی پیار کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ اُس پر اپنا دل لگاتا ہے۔ اور وہ چیز ہر وقت اُس کے دل کے اندر موجود اور ظاہر رہتی ہے۔ اور اگر ہم اُس سے محبت کرینگے تو اُس کے دوستوں سے بھی محبت کرینگے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ آدمی اپنے دوستوں کے دوستوں سے بھی پیار اور محبت کیا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسیحی لوگ دعا کرنے کو عزیز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ خداوند مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ جب دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہونگے تو میں اُن کے درمیان ہونگا۔ پس محبت ہی میں ساری باتیں آ جاتی ہیں۔ اسی لئے پولوس رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت کو پورا کیا ہے۔ کیونکہ محبت کرنا ہی شریعت کی تکمیل ہے۔

میدانِ جنگ میں انجیل

میدان جنگ میں جس قدر انجیلیں تقسیم ہو رہی ہیں اور جس قدر مانگ

انجیلوں اور اُس کے حصوں کی ہے شاید کبھی کسی جنگ میں ایسی نہ ہوئی ہوگی۔ اور نہ صرف ان کی مانگ ہی شاید اور کثرت کے ساتھ ہے۔ بلکہ اُس سے جو کچھ روحانی اور جسمانی فوائد سپاہیوں کو پہنچے ہیں وہ لابیان ہیں۔ ہندوستان اور یورپ کے مختلف ذرایعہ از وائی ایم سی۔ اے وغیرہ کو چھوڑ کر جن کے وسیلے سے انجیلیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اگر ہم صرف امریکہ کی اس جد وجہد پر غور کریں تو وہی بڑی حیران کرنے والی اور سبق آموز ہے لندن کی سکریچر گفٹ مشن کی امریکن شاخ کے سکرٹری کا بیان ہے کہ اس نے موجودہ عالمگیر جنگ کے پہلے اڑہائی سالوں میں یورپ کی اُن قوموں کے درمیان جو جنگ کر رہی ہیں قریباً دو کروڑ انجیلیں تقسیم کیں۔ اور جب سے امریکہ شریک جنگ ہوا ہے تب سے امریکن بری اور بحری افواج میں انجیلوں کی بہت مانگ ہو رہی ہے اور برابر انجیلیں تقسیم کیجا رہی ہیں۔ ایک روسی کا بیان ہے کہ انجیلوں کے لئے جس قدر بہت سی اور بڑا انتظار پہلیں اب ہو رہی ہیں ویسی میری واقفیت میں کبھی نہیں آئیں۔ میری زندگی کے کسی ہفتہ میں بھی تقسیم شدہ انجیلوں کے لئے میں اس قدر شکرگزار کبھی نہیں ہوا جیسی کہ اب کی جا رہی ہے۔ اور کسی ہفتہ میں بھی اس قدر لوگ انجیلیں لینے کے لئے نہیں آئے جیسے کہ اب آ رہے ہیں۔ ہمارے کیمپوں کے روسی سپاہی اُن کی زندگیوں کی خاص تبدیلی سے جن کے پاس انجیل کی کوئی جلد ہے بائبل کی قدر و قیمت کے بارے میں پیدا ہو گئے ہیں اور خود اپنے ہی لئے ایک ایک جلد لینے کیخاطر میلوں کا سفر کیا ہے۔

انجیل کی تاثیرات کی بابت متفرق کہانیاں

خندقوں اور میدان جنگ میں جو انجیلیں اور نئے عہدنامے تقسیم کئے گئے ہیں اُن کی تاثیرات کی بابت بہت سے قصے اور کہانیاں نہیں بلکہ سچے واقعات بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ اس مشن کا ایک سکرٹری محاذ پر کے ایک جوان سپاہی کا ذکر کرتا ہے جس نے اپنے کوٹ کے سینے پر کی جیب میں بائبل کی ایک چھوٹی سی جلد رکھی ہوئی تھی۔ کہ اتفاق سے ایک گولی اسی جگہ آکر اُس کے لگی جہاں یہ بائبل تھی۔ اور زبور کی کتاب کے اُس مقام تک گھس گئی اور وہاں آکر تھم گئی جہاں لکھا ہوا تھا کہ تیرے آس پاس ایک ہزار گر جائینگے اور دس ہزار تیرے دہنے ہاتھ پر لیکن وہ تیرے نزدیک نہ آئے گی"۔ (۹۱: ۷) ایک اور سپاہی لکھتا ہے کہ مجھے میوزمیں ایک نیا عہدنامہ ملا۔ ایک گولی اس پر جا لگی اور عبرانی ۱۲: ۲۵ جہاں لکھا ہے کہ خبردار اُس کہنے والے کا انکار نہ کرنا۔ کیونکہ جب وہ زمین پر ہدایت کرنے والے کا انکار کر کے نہ بچ سکے تو ہم آسمان پر ہدایت کرنے والے سے منہ موڑ کر کیونکر بچ سکیں گے"؟ اس کے ذریعہ سے خدا نے میرے ساتھ کلام کیا اور میں خندق میں اس کے ایک گھنٹے بعد بچ گیا"۔ اس طرح سے بہت سی جانیں بچ گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے نوجوان نے عہدنامہ کی ایک ایک جلد صرف اسی غرض سے مانگتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ ہماری جانوں کو بچائے۔ اُن کی اس خواہش سے انجیلوں کی تقسیم میں بڑی دلچسپی ہے اور بڑا اضافہ ہوتا ہے"۔ ایک سپاہی لکھتا ہے کہ پانچ منٹ تک گولے کی آگ کی زد میں رہنا ہی نہایت ہی بے پرواہ آدمی کو بھی ابدی چیزوں پر غور کرنے کے قابل بنا دیتا ہے"۔ سکرٹری براڈینگ لکھتا ہے کہ جنگ کی ہیبت اور تاریکی کے درمیان نور کی ایک چمکتی ہوئی کرن یہ ہے کہ اس قدر لوگ خدا کے کلام کی ایک جلد اپنے پاس رکھنے کے نہایت ہی آرزومند ہیں"۔ مزید براں مقدس نوشتوں کا وسیع مطالعہ فرانس کی مسلمہ دہریت پر بڑی بھاری یورش کر رہا ہے۔ بہت سے بڑے بڑے فرانسیسی دہریہ بائبل کے خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور دل سے ایمان لاتے ہیں۔

لوتھر صاحب کی دعا شرابخوری کے خلاف

کہتے ہیں کہ مارٹن لوتھر نے جو چار سو سال کا عرصہ ہوا کہ موجود تھا شرابخوری کی موجودہ خرابی کو اُس وقت دور سے دیکھا اور دعا کی کہ یا خدا یا جرمنی کو اس کی لعنت سے رہائی عطا فرما۔ اُس کا یہ مقولہ اکثر اقتباس کیا جاتا ہے کہ جس نے سب سے پہلے بیئر کشید کی ہے اُس نے جرمنی کے لئے قہر الٰہی تیار کیا ہے"۔ اس کے بعد اُس نے یہ دعا مانگی "میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ شراب کی تمام صنعت و حرفت کو برباد کرے......... تمام جرمنی وہ جو کفارہ زندگی بسر کر سکتی ہے جو شراب کشوں کے ذریعہ سے خراب کئے اور لعنت میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں"۔ یہ دراصل بنی نوع کے لئے زہر قاتل ہے۔ اور مناسب ہے کہ اس کا قرار واقعی انسداد ہو جائے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یورپ اور امریکہ شراب کے سوداگر اور ٹھیکہ دار مارٹن لوتھر کی اس دعا پر مضحکہ اڑاتے اور کہتے ہیں کہ جب مارٹن لوتھر کی دعا اس مدت کے بعد نہیں سُنی گئی تو ضرور ہے کہ کبھی بھی نہ سُنی جائے۔ مگر معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی جان سکتا ہے کہ اس زمانہ میں شرابخوری اور شراب سازی کی کس قدر مخالفت ہو رہی ہے اور سرکار اور رعایا ہر دو کی طرف سے اس کے انسداد میں کیسی کوششیں عمل میں آ رہی ہیں۔ اور کیسے عمدہ عمدہ نتائج ظاہر ہو رہے ہیں حتیٰ کہ اس عالمگیر جنگ میں نہ صرف انگلستان اور فرانس اور روس نے شراب کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ بلکہ خود جرمنی بھی اس کے خلاف ہے اور اس کے دفعیہ کا ہرممکن علاج کر رہا ہے۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

کالجوں میں بائبل کی ضرورت

ازجے شیپ ڈبلیو۔ ایف۔

اینڈرسن صاحب کے قول کے مطابق جو بالکل حق ہے بائبل "علم ادب کا سنگار اور سرچشمہ ہے" تو بھی یہ ایک واقعی امر ہے کہ ہمارے کالجوں اور مدرسوں میں طلبا اس ام الکتب سے بہت ہی کم واقف ہوتے ہیں۔ ابھی دراصل مشن سکولوں اور کالجوں کے اُستاد اور پروفیسر اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ ہمارے علوم کے ان اعلیٰ ماخذات میں بائبل کی تعلیم ہو اور ایسے طور پر ہو کہ جب وہ مدرسوں اور کالجوں سے نکلیں تو اس ام الکتب کے ایسے وسیع علم سے واقف ہو کر نکلیں جیسے کہ دیگر علوم میں ماہر ہو کر ان کے نکلنے کی توقع کی جاتی ہے لیکن بائبل کے علم کی ضرورت مدرسوں اور کالجوں کے طلبا کو کیوں ہے؟ اس لئے کہ اس سے بڑی بھاری اور لاثانی واقفیت اور علم حاصل ہوتا ہے۔ اور جب تک کہ کوئی شخص اس ام الکتب کے مضامین سے کما حقہٗ واقف نہ ہو تب تک وہ صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ امریکہ کی ایک ریاست کے ایک ہائی سکول بورڈ نے اپنے مدرسہ کے اُستادوں کی ہدایت کے لئے یہ کہا ہے کہ بائبل کا علم اچھی تعلیم کا ایک اصلی عنصر ہے۔ خواہ کوئی شخص بائبل سے بہ اِس نظر کہ وہ دینداری کا ہدایت نامہ ہے۔ دلچسپی رکھے یا نہ رکھے۔ اُسے لازم ہے کہ وہ اُس کے علم ادب اور تاریخ سے مانوس ہو جس نے انگلو سکسن تہذیب پر ایسا زندہ اثر پیدا کیا ہے"۔ ایک اور عالم شخص کا کہنا ہے کہ بائبل وہ واحد کتاب ہے جس سے کوئی زیرک آدمی ناواقف نہیں رہ سکتا۔ یہ کوئی مذہبی یا متعلق بہ علم الٰہی یا تعلیمی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ عام ذکاوت کا مسئلہ ہے"۔

ریڈیم کا قدرے بیان

ہم جب ریڈیم کی بابت پڑھتے ہیں جو حال ہی میں ایک دنیا میں نئی چیز دریافت ہوئی اور جس نے علمی دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے تو ہمارے دل میں خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے روح القدس کے انسان کی زندگی میں موجود ہونے اور کام کرنے کی ایک اور عجیب و غریب مثال فطرت کے اندر نظر آتی ہے۔ اس تشبیہ اور مثال کو زیادہ مشرح اور دلکش بنانے کی غرض سے ضروری ہے کہ ہم پہلے ریڈیم کا ایک مختصر سا بیان کریں

ریڈیم ایک پُر اسرار اور ایسی شے ہے جس کی علمی دنیا میں ابھی تک حقیقت بیان نہیں کی گئی۔ صرف تصور کیا جاتا ہے کہ وہ گاس ہے۔ مگر ایک صدور یا خروج یا روانی کہلاتا ہے۔ یہ ایسی چیز ہے کہ زور سے کسی چیز کے اندر گھس جاتی ہے۔ اور بذاتہ خود روشن ہے۔ اور اس میں ایسی حرارت موجود ہے جو اپنے گرد و نواح کی تمام حرارتوں سے درجہ میں زیادہ رہتی ہو مگر پھر بھی اُس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوتا۔ اور اُس میں سے حرارت اور قوت ہمیشہ نکلتی رہتی ہے۔ نیز اُس کی قوت متواتر اور خود بخود نکلنے والی اور نکلکر دوسری شے میں پہنچ جانے والی ہے۔ جو کرنیں ریڈیم میں سے نکلتی ہیں انسانی جسم اُن کی برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر ایک ترکیب کے ذریعہ سے امراض کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتی اور نیا نمو پیدا کر دیتی ہیں۔ میڈم کیوری کہتی ہیں کہ ریڈیم میں ایسی طاقت ہے کہ اپنی کرنوں کی تاثیر کو اپنے ارد گرد کی چیزوں تک پہنچا دیتی ہے۔ ریڈیم کے نمک میں بھی ایک سے دوسرے تک پہنچنے کی طاقت ہے۔ جب ریڈیم کے نمک کا حل کسی ڈھکے ہوئے برتن میں رکھا جاتا ہے تو شعاع کی یہ قابلیت کسیقدر اپنے حل سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور اُس برتن میں منتشر ہو جاتی ہے اور اُس برتن کا سارا گھیرا خود نورانی اور قابل شعاع ہو جاتا ہے پس اسکی اشعاع کسی قدر اس سے علیحدہ بھی کیجا سکتی ہے۔

کیا کوئی زبان انسان کے دل کے اندر روح القدس کے کام کا اس وقت جبکہ وہ بند ہوتا اور روح القدس کے بخشنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ پورا بیان کر اور اُسکا کامل تصور کھینچ سکتا ہے؟ جس تبدیلی کو ہم نئی پیدائش سمجھتے ہیں وہ اور کچھ نہیں مگر خدا کی اس عجیب و غریب حضوری کا ہونا ہے۔ جو نہیں چیزوں میں بھی نفوذ کرجاتی ہے۔ اور اُن سے اُن کا اشعاع ہونے لگ پڑتا ہے اور خود بخود اور ہمیشہ طاقت بخشتا ہے۔ اور ایسے طور پر منور ہوتا ہے کہ کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ جیسے موسےٰ کا چہرہ اس وقت ہو گیا تھا جبکہ وہ چالیس دن خدا کی حضوری میں رہا تھا اور جب وہ کوہ سینا سے اُترا تو یوں ہوا کہ وہ کوہ سے اُترتے نہ جانتا تھا کہ اُس کے چہرے کا چمڑا اُس کے ساتھ ہمکلام ہونے سے چمکتا ہے"۔ (خروج ۳۴: ۲۹ و ۳۰) اور یہ طاقت جب ہمارے اندر ہوتی ہے تو وہ دائمی اور لگاتار کام کرنے والی ہوتی ہے۔ خداوند یسوع نے فرمایا ہے "کہ تم زمین کے نمک ہو۔ تم جہان کے نور ہو" جبکہ لوگ معلوم کرینگے کہ اُس کے شاگرد یسوع کے ساتھ ہیں۔ تب ہی ہم خداوند مسیح کا مدعا پورا کریں گے۔ اور ہمیشہ تک منور اور منیر ہو کر دنیا میں نوروں کی طرح چمکیں گے۔ کیونکہ زندگی کا کلام ہم میں ہوگا۔

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔ ایڈیٹر)

مُرغِ وطن

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۱۷ء پالم پور ضلع کانگڑہ کلیسیا کی تاریخ میں ایک قابل یادگار جشن برپا ہو گیا۔ ناظرین کو واضح ہووے کہ جس دن شام ۴ بجے تمام کانگریگیشن اپنے ہردلعزیز مشنری جناب پادری الف ایس فورڈ صاحب بہادر کی الوداعی تقریر میں جمع ہوئے تو دسپنسری ہال پھولوں کے رنگ برنگ گلدستوں اور لالٹینوں سے سجایا گیا یہ پھول و گلدستی زیبورات جناب مس وی ڈی مس صاحبہ اور چودہری برکت اللہ واعظ انجیل کی محنت کا نتیجہ تھا۔ ہال کمرہ خوب آراستہ کیا گیا جلسہ احقر کی دعا سے شروع کیا گیا۔ جس کے بعد بھائی بنسی لعل نے چند مختصر الفاظ میں صاحب ممدوح کی پانچ سالہ عنایات کا شکریہ اُن کی روانگی بخیریت واپسی کی دلی دعا سے ادا کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے چند سطور نظم وعاد شکریہ گوش گزار کیں۔ اور بعد انگریزی ایڈرس جو کہ کانگریگیشن کی طرف سے ایک عمدہ فریم میں لگا ہوا تھا۔ اردو زبان میں جناب چودہری برکت اللہ نے پڑھ کر سنایا۔ اور اس کے ساتھ ہی تحائف یعنی ریشمی ساڑھی میم صاحبہ کے دیگر ریشمی صاحب بہادر کے نذر گذرانی گئیں۔ جو کہ مسز یوحنا کے ہاتھ سے پیش کئے گئے۔ یہ سب سے پرانے مسیحی خاندان کی بیوی ہیں۔

پادری فورڈ صاحب نے چند الفاظ میں جدائی کے صدمہ و مختصر نصیحت سے کانگریگیشن کا شکریہ ادا کیا۔ اور مس پیسٹرن ایم۔ ڈی ڈاکٹرانی صاحبہ نے چار و مٹھائی سے مجمع کو مسرور کیا۔

۱۰ اور خدا کر شہر کے روساجین میں ہندو و مسلمان شامل تھے۔ ایک بڑے مجمع میں لالہ لعل چند صاحب سوداگر چاہ و دسیں کے ہاں جمع ہوئے اور جناب پادری صاحب کو خیرباد کہا۔

۱۱ مورخہ بروز اتوار صاحب و میم صاحب کی یادگاری کی تصویر اس پگڑی اور ساڑھی پہنے ہوئے لگی گئی اس موقعہ پر گویا پادری صاحب و میم صاحب افغانی اوتار تھے۔

۱۲ تاریخ صبح ۸½ کے موٹر کی روانگی کے وقت عجیب حال تھا۔ علاوہ کانگریگیشن کے شہر کے ہندو و مسلمان اور سلامان جناب پادری صاحب کو رخصت کر رہے تھے۔

پھولوں کی بوچھاڑ، سلاموں کی آواز اور گلدستوں کے ہار بوندوں کی طرح برس رہے تھے اور ہر ایک یہ کہتا تھا۔

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی۔

آپ کی یادگیر و پُر تحریک ذیل کے نتائج سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱) لپری سائلم یعنے کوڑھیوں کے لئے عمارتیں آپ کی محنت بلیغ سے تیار ہوئیں۔

(۲) ٹمپرنس سوسائٹی جس میں مسیحی و ہندو اور مسلمان شریک ہیں۔ آپ اور مس کیمبل صاحبہ نے ملکر اسے جاری کی۔

(۳) ہسپتال جو بسبب جنگ کے رک گیا تھا یعنے خرچ کی امید نہ رہی تھی۔ اس مفید عمارت کو آپ ہی کی ترغیب نے کھڑا کیا۔

(۴) بازار پریچنگ کا انتظام آپ کی معرفت ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔

اب کمترین سب ناظرین سے التماس کرتا ہے کہ ان کو اور جناب پادری ٹی۔ ڈی۔ ایم روز صاحب بہادر کو جو اب ان کی جگہ کام کریں گے اور سارے ضلع کانگڑہ کے ذمہ وار ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد کریں کہ اگرچہ اس وقت صرف ایک ہی مشنری اور ایک ہی دیسی پادری اور تھوڑی سی کلیسیا ہے پر اس کا زور اور قدرت ویسی ہی ہے جیسے کہ عنقریب کے کوان پر ایک ہی صورت سے پُرجلال نتائج۔ فقط و اب

حقیر پُر تقصیر۔ ای نیاز علی۔ پالم پور ضلع کانگڑہ

معذرت

ایک بزرگوار مسیحی ڈاکٹر صاحب نے میرے نام پر اس مضمون کا خط لکھا کہ "آپ نے اپنے آرٹیکل "زمانہ طفولیت اور مسیحیت" میں میری طرف اشارہ کرکے میرے اور میری اولاد پر جھوٹا الزام لاپرواہی اور آوارہ گردی کا لگایا ہے"۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ میرے مضمون سے کسی عزیز بھائی کو رنج ہوا۔ فی الحقیقت میرا مطلب یہ تھا کہ خیالی نظیروں سے اپنی دلیل کی تائید کروں۔ مگر نظیر فقط خیالی و فرضی ہی تصور کرنا چاہیے۔ یہ ممکن تھا کہ بجائے دہلی کے مدراس یا الہ آباد اور بجائے ڈاکٹر کے پریچر یا مجسٹریٹ لکھتا۔ میں اپنے شریف برادر کو اطلاع دیتا ہوں کہ مضمون لکھتے وقت کسی خاص شخص کا تصور میرے خیال میں نہ تھا۔ اور مجھے سخت ملال ہے کہ میرے ذریعہ کسی کو رنج پہنچا ہے۔ بہادر بزرگوار سے عرض ہے کہ مجھے معاف کریں اور میں چاہتا ہوں کہ ہر خاص و عام سمجھے کہ اُن کے اور اُن کے خاندان پر الزام لگانا میرے خیال سے دور تھا۔

خداوند میں آپ کا خادم

پی۔ جون۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ بانکی پور۔

التماس از ملک مسوپوٹامیہ

(۱) بغداد ایک بہت بڑا شہر ہے۔ اس میں اس وقت چھ ڈاکخانے ہیں۔ ہر ایک ڈاکخانہ کا اپنا اپنا علاقہ ہے۔

(۲) ڈاکخانوں میں برہما اور ہندوستان کے ایسے علاقوں سے کلرک ہیں جو اُردو نہیں جانتے۔ اس واسطے ڈاک کی چٹھیاں خراب ہوتی ہیں۔

(۳) جو صاحبان مجھ سے خط و کتابت کرتے ہیں اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ مفصلہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں

(اوّل) نام پادری وارث الدین۔

(معرفت) پرنسپل چیپلین صاحب

(ڈاک خانہ) G.H.Q.

(شہر) بغداد

(ملک) مسوپوٹامیہ۔

نوٹ۔ لفافہ ہمیشہ انگریزی میں لکھا ہوا ہو۔ (۲) محصول کی معافی ہے (۳) پرنسپل چیپلین صاحب کا ایک دفتر ہے اور اُن کا اردلی ۳ دفعہ مرروز G.H.Q. ڈاکخانہ سے ڈاک لاتا ہے اور جس پادری صاحب کے نام ہو اُن کے مکان پر پہنچا آتا ہے (۴) پرنسپل چیپلین صاحب کی ڈاک ہمیشہ G.H.Q. ڈاک خانہ میں آتی ہے اگر کسی پادری صاحب کی ڈاک کسی دوسرے ڈاکخانہ میں چلی جاوے تو اُن کو پھر G.H.Q. کو روانہ کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح سے دیر میں ملتی ہے۔

راقم۔ پادری وارث الدین۔ اسسٹنٹ چیپلین۔ مسوپوٹامیہ مہم۔ بغداد شہر۔

ریویو

بر رسالہ "چشمہ مذاہب کی پیمائش"

مصنفہ پادری جے۔ کلیمن معروف بہ غلام مسیح۔

گذشتہ سے پیوستہ۔

(۱) آریہ ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں بلکہ وسط ایشیا سے آئے ہیں۔

(۲) ان کی زبان سنسکرت یا ژند نہ تھی بلکہ کوئی اور پرانی زبان تھی۔

(۳) وید ہند آریوں کی تصنیف شدہ کتاب ہے

(۴) وید ترک وطن کے بعد کی تصنیف ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ کون زمانہ تھا جب آریہ پنجاب میں آکر قیام پذیر ہوئے تھے۔ اور رگوید کو تصنیف کر چکے تھے؟ اس کا جواب مسٹر آر۔ سی۔ دت مرحوم یہ دیتے ہیں کہ:

"پروفیسر وھیٹنی نے رگوید کے منتروں کے لئے ۲۰۰۰ سال سے ۱۵۰۰ سال تک کا قبل زمانہ حضرت مسیح کے معین کیا ہے۔ اور ڈاکٹر مارٹن ہاگ نے ان منتروں کے واسطے ۲۴۰۰ سال سے ۲۰۰۰ سال تک کی مدت تجویز کی ہے۔ .... درحالیکہ ہم خود ۲۰۰۰ برس سے ۱۴۰۰ برس تک قبل ولادت حضرت مسیح ہند تاریخ کے اوّل دور کے لئے قرار دے چکے ہیں اتفاق ہے تو بہ زیادہ بحث کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ پس اس دور کی مناسبت سے ہم اس کو ویدکا دور کہیں گے۔" (ہندوستان قدیم کی تہذیب صفحہ دورہ اوّل)

اب ان تاریخی دلائل کے سامنے ویدوں کی حقیقت کھل گئی کہ وید اس قدر پرانی کتاب نہیں ہے کہ یہودی اور ایرانی مذاہب پر پیار پڑ ڈال سکے۔ بلکہ از روئے انتہائی اور جدید تحقیقات کے ویدوں کا وجود میں آئے ہوئے ۲۰۰۰ سال سے ۱۴۰۰ سال تک کا قبل مسیح کا عرصہ ہوا ہے جو کہ زرتشتی و یہودی مذہب کے سامنے طفل یک روزہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ جس کو ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

یہ تو ایک تاریخی اور خارجی شہادت تھی جس کی صداقت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا ہے۔ مزید اطمینان کے لئے ہم خود ویدوں کی زبانی اس کی تائید کراتے ہیں۔ (باقی دارد)

راقم سلطان محمد پال۔ مسٹر منزل۔ بڑھیپور۔

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہو رہا ہو اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھا لیجئے اور خدا کا شکر کیجئے قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول۔

خوش ذائقہ گولیاں۔

جو معدہ چورن کا کام دیتی ہیں۔ قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ درد معدہ کو رفع کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخارج ریح ہے قیمت ایک ڈبیہ ۱۰ گولیوں کی ۸ر

مرہم واسطے بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے سوکھ کر گر جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ہے

المشتہر: ڈاکٹر ای۔ ایم۔ اوبیڈایہ ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ۔ سی۔ پی۔

نوکری کی ضرورت

ایک ہوشیار مسیحی کسی مشن میں نوکری چاہتا ہے وہ فی الحال تو نوکر ہے لیکن تبدیل ہونے کی خاطر دوسرے شہر و گاؤں میں جانا چاہتا ہے۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو سندات وغیرہ پیش کیجائیں گی۔ تمام درخواستیں دفتر نور افشاں میں آنی چاہئیں۔

رسید زر

مسٹر سی بوٹا سنگھ	ے
" طالب الدین	۱۲ر
لائبریری فورمین کالج	ے
فضل شاہ	۱۲ر
پادری ایس ۔ ڈی ۔ سی ۔ گڈ	ے
مسٹر چنی لعل بی سنگھ	ے
پادری یعقوب مسیح	۸ر
پنڈت دیا رام	عہ ۸ر
سینٹ میموریل لائبریری	ے
منشی یوسف خاں عزیز	عہ ۸ر
سکرٹری ریڈمین ریڈنگ روم	ے
مسٹر جان ملٹن	عہ
ڈپٹی میم روپ اشتہار	ے
مسٹر ایف لنکاسٹر "	۸ا
" سی ۔ ڈی ۔ مسٹر کلینڈ اشتہار	عہ
پادری ۔ جوزف ۔ ایل ۔ ولسن	ے
بابو مہیگو مل	عہ ۸ر
مسٹر ڈی ۔ کمرن	۱۰ر
منشی بوڑے خاں	۸ر
مسٹر اللہ دتا اشتہار	للعہ ۸ر
پادری ڈبلیو ۔ ٹی ۔ ولیم	ے ۱۲ر
مسٹر ڈبلیو ۔ ایچ ۔ وائٹ	للعہ
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اشتہار	عہ
پادری ایچ ۔ جے سمتھ	ے
مسٹر پی ۔ جان اشتہار	عہ
مس ایل ۔ ایم ۔ گرم رجنیو۔	ے
مس انچارج ہسپتال	ے
مسٹر جے ۔ ایٹلین سنگھ	ے ۸ر
پادری ایچ ۔ آر ۔ گلسن	عہ ۸ر

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کا رخانہ ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے ۔ مشن ہائی سکول میں انتہائی تعلیم ۔ اعلیٰ ہوسٹل بنا کی غرض سے یکم اپریل ۱۸۹۵ء سے حصہ لودیانہ میں جا ملی ہیں ۔ ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی کرتی ہیں ۔ جس سے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے ۔ شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ جماعت ابتدائی فی طالب علم ... تمام سکول کی فیس ... قیمت کتب بلحاظ جماعت ... ان کے طالب علم جو حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ... صنعت و حرفت ... الماری وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں جن رکشا ... کریم وغیرہ بھی تیار ہو سکتی ہیں ۔ کرایہ ... فی عہ سے ... جن رکشا ماعہ سے ... مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ۔

ڈیننگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے ۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے ۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس ۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان ۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشنما حوض ۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں ۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا رجہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں ۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

باغ غزل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

چندہ سالانہ مع محصول ... زیادہ کا بیان ایک ... چپھی جاوے ... ملنے کا پتہ المشتہر سی ۔ ایم ۔ ویری ڈی ڈی مینیجر لودیانہ ۔

کرسچن بک ستور لودھیانہ

یہاں ہر قسم کی دینی علم ادب کی کتابیں تمام مقدس اردو ہندی انگریزی جو اردو پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور کرسچن لٹریچر ینڈیا اور سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتی ہیں ۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بنام مینیجر پادری ای ۔ ایم ویری صاحب لودیانہ پنجاب ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو آگرہ سے شائع ہوتا ہے ۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن لیڈروں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں ۔ چندہ سالانہ حسب تخواہ خریداران ۱۲ سے لیکر ... نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور سیکری سے طلب کر سکتے ہیں ۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ "	ے
غیر ممالک " " "	ے ۱۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا ۔